Feasibility Study Report

بطخ فارمنگ

زراعت پیشہ حضرات کے لئے انڈوں اور گوشت کی خاطر مرغیوں کے علاوہ بطخیں پالنے کے کام کو بھی ایک مفید مشغلے اور کاروبار کی حیثیت دی جاسکتی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ مرغیوں کی نسبت بطخوں کی پرورش پر کم خرچ آتا ہے۔ ان کو بیماریوں سے محفوظ رکھنے کے لئے بہت زیادہ نگہداشت کی ضرورت نہیں ہوتی۔ علاوہ ازیں بطخوں کے بچے بالخصوص نر بچے مرغی کے چوزوں کے مقابلے میں جلد نشوونما پاکر زیادہ وزن حاصل کر لیتے ہیں۔ اگر چہ بطخوں کے انڈے مرغی کے انڈوں کی طرح زیادہ لذیذ نہیں ہوتے تاہم بیکری کی اشیاء تیار کرنے لئے سستے اور بڑے ہونے کی وجہ سے ان کی کھپت کافی رہتی ہے۔ اس لئے بطخیں پالنے کا کاروبار شہروں کے قریب یا ان کے ملحقہ دیہاتوں میں کیا جائے تو رسل ورسائل کے انتظامات میں زیادہ دقتوں کا سامنا نہیں کرنا پڑتا۔

بطخوں کی اقسام۔

بطخوں کی نسلوں کو تین بڑی اقسام میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

گوشت کے لئے:	سفید پیکن، ایلسبری، مسکوی
انڈوں کے لئے:	انڈین رنرز
ہر دو مقاصد کے لیے:	خاکی کیمبل

گوشت والی نسلیں۔

سفید پیکن: یہ نسل گوشت کیلئے کافی موزوں ہے۔ 8 ہفتے کی عمر میں ان کا وزن 7 پونڈ ہو جاتا ہے۔ اس کا اصل وطن چین ہے۔ لیکن ایک صدی پہلے سے یہ نسل ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں پھیل چکی ہے۔ اس کے پَر بڑے، سفید اور انڈے سفیدی مائل ہوتے ہیں۔ جوان نر کا وزن عموماً 9 پونڈ ہوتا ہے۔ مادہ کا وزن 7 پونڈ ہوتا ہے۔ اور سال میں 160 انڈے دیتی ہے۔

ایلسبری: یہ برطانیہ کی مشہور نسل ہے۔ اس نسل کے بچے بھی 8 ہفتے کی عمر میں فروخت کے قابل ہو جاتے ہیں۔

مسکوی: اس نسل کا آغاز جنوبی امریکہ میں ہوا۔ اور اس کی بہت سی قسمیں ہیں۔ لیکن سفید مسکوی سب سے مشہور ہے۔ اس کا گوشت نسبتاً زیادہ لذیذ ہوتا ہے۔ جوان نر کا وزن 10 پونڈ ہوتا ہے۔ یہ نسل انڈے دینے کے لئے بھی مشہور ہے۔ اس کی ایک مادہ ایک وقت میں 30 بچوں کو پال سکتی ہے اور سال میں 40 سے 150 انڈے دیتی ہے۔

انڈے دینے والی نسلیں۔

انڈین رنرز: اس نسل کو جنوبی یورپ میں فروغ ملا۔ انڈے دینے کے لحاظ سے یہ خاکی کیمبل سے دوسرے درجے پر ہے۔ اس کی تین قسمیں

ہیں۔ وائٹ پنسل، فال اور وائٹ۔ ان تمام نسلوں کے پاؤں سرخی مائل سنگترے کے رنگ کے ہوتے ہیں۔ اور یہ نسبتاً سیدھی کھڑی ہوتی ہیں۔

ہر دو مقاصد والی نسلیں۔

خاکی کیمبل: یہ نسل سال میں 200 انڈے دیتی ہے۔ اس نسل کے مادہ پرندوں کے سر اور گردن بھورے پیتل کے رنگ کے اور باقی پَر خاکی رنگ کے ہوتے ہیں۔ ٹانگیں گہرے سنگترہ رنگ کی ہوتی ہیں۔ یہ نسل گوشت کیلئے بھی موزوں ہے اور دو ماہ میں 4 پونڈ وزن حاصل کرتی ہے۔

انڈوں کے اجزائے ترکیبی۔

انڈوں کی دیکھ بھال

بطخیں عام طور پر صبح 7 بجے سے پہلے انڈے دے چکتی ہیں۔ اس لئے اس وقت جو بطخیں انڈے دے چکیں، انہیں باہر نکال کر ان کے انڈے اکٹھے کر لیں تا کہ وہ ٹوٹ نہ جائیں اور گندے ہونے سے بھی بچ جائیں۔ جن بطخوں نے ابھی انڈے دینے ہوں، انہیں چند گھنٹوں کے لئے انڈے دینے کے لئے شیڈ میں رہنے دیں۔ گندے انڈوں کو زیادہ درجہ ء حرارت کے پانی سے دھونا چاہیے۔ اس کے لئے 110 درجے فارن ہائیٹ سے 115 درجے فارن ہائیٹ کا پانی سب سے بہتر ہے۔ اگر انڈوں کو ٹھنڈے پانی میں دھویا جائے تو ان کے خول کے مساموں میں پھپھوندی لگ کر انڈوں کو خراب کر دیتی ہے۔

نسل کشی

عمدہ نسل کشی کے لئے ہر سال جوان پرندوں کا انتخاب کرنا ضروری ہے۔ ایک نر 6 مادہ پرندوں کے لئے کافی ہوتا ہے۔ بطخ 7 ماہ میں جنسی لحاظ سے جوان ہو جاتی ہے۔ اس لئے اس عمر سے پہلے نسل کشی نہ کرائی جائے ورنہ اس کے نتیجے میں انڈے نسبتاً سائز میں چھوٹے ہوں گے۔ 6 سے 7 ہفتے کی عمر کے پرندوں میں نسل کشی کے لئے چناؤ کیا جائے، کیونکہ اس عمر میں نر اور مادہ بچوں کے درمیان آوازوں کے فرق کی وجہ سے امتیاز کیا جا سکتا ہے۔ بطخیں 4 ماہ کی عمر میں انڈے دینے شروع کر دیتی ہیں۔ اس لئے مادہ بطخوں کو انڈے شروع کرنے سے 3 ہفتے پہلے سے ہی ہر روز 14 گھنٹے روشنی میں رکھنا شروع کر دیں نروں کو 3 ماہ کی عمر میں مادہ بطخوں کے ساتھ رکھیں تا کہ انڈے نسل کشی کے قابل ہو جائیں۔ روشنی کے لئے 15 واٹ کا بجلی کا بلب کافی ہے۔ لیکن 40 سے 60 واٹ زیادہ بہتر رہتا ہے۔

انڈے سینا۔

مسکوی نسل کے بچے 25 دنوں کے بعد اور دیگر نسل کی بطخوں کے بچے 28 دنوں کے بعد نکلتے ہیں۔

بطخوں کے بچے حاصل کرنے کا مصنوعی طریقہ۔

بطخوں کے انڈے کے لئے مرغیوں کے انکوبیٹر ہی استعمال ہوتے ہیں۔ لیکن زیادہ تعداد کے لئے علیحدہ انکوبیٹر کی ضرورت ہوتی ہے۔ انڈے رکھنے سے

ایک دو دن پہلے انکوبیٹر درست کر لیں۔ بطخوں کے انڈے سٹور سے 5-6 گھنٹے پہلے حاصل کر لیں۔ اور انہیں کمرے کے درجہ حرارت تک گرم ہونے کے لئے پڑا رہنے دیں۔ پھر انہیں انکوبیٹر میں اس طرح رکھیں کہ ان کا سرا اوپر ہو۔ انڈوں کو دن میں 3-4 مرتبہ ہلائیں۔ اور 7-8 دنوں کے بعد تمام انڈوں کو معائنہ کرنے والے لیمپ کے آگے رکھ کر دیکھیں۔ زندہ جنین ایک گہرے دھبے کی شکل میں انڈوں کے ہوا کے خانے کے نزدیک دکھائی دے گا۔ یہ دھبہ لال لال دھاریوں کے درمیان ہلتا ہوا نظر آئے گا۔ لیکن مرے ہوئے جنین کی صورت میں یہ دھبہ جھلّی کے ساتھ چمٹا ہوا ہو گا۔ یہ نہ تو ہلتا ہوا نظر آئے گا اور نہ ہی شریانیں نمایاں ہوں گی۔ یہ ایک سرخ دائرے کی شکل میں دکھائی دے گا۔ اس طرح کے مرے ہوئے جنین والے انڈوں کو انکوبیٹر کی مشین سے نکال دیں۔ ٹوٹے ہوئے خول یا زردی والے انڈے بھی نکال دیں۔ پچیسویں (25) دن پھر انڈوں کا معائنہ کریں۔ اس وقت آپ کو جنین ہلتے ہوئے نظر آئیں گے۔ جب تک تمام بچے نہ نکل آئیں، مشین بند رکھیں۔

انڈے سینے کا قدرتی طریقہ۔

انڈے سینے کے لئے مسکوی نسل سب سے بہتر رہتی ہے۔ دیگر نسلیں انڈے نہیں سیتیں یا پھر اس مقصد کے لئے کڑک مرغی درکار ہوتی ہے۔ بطخ کے انڈے مرغیوں کے انڈوں کی نسبت سینے میں چونکہ ایک ہفتہ زائد لیتے ہیں۔ اس لئے ایک ایسی مرغی تلاش کریں جسے انڈے سینے کا تجربہ ہو۔ اس دوران میں دانہ پانی مرغی کے قریب رکھا جائے تاکہ خوراک تلاش کرنے کے دوران انڈے بے توجہی کی وجہ سے ٹھنڈے نہ ہو جائیں۔

بچوں کی پرورش۔

انڈوں سے نکلنے کے بعد بچوں کو فوراً آرام دہ جگہ پر منتقل کر دیا جائے۔ اس دوران میں انہیں سردی نہ لگنے دی جائے۔ پرورش گاہ میں دانے پانی کا انتظام کر دیا جائے۔ پرورش کے لئے ایک ایسا کمرہ استعمال میں لایا جا سکتا ہے جہاں سرد ہوا براہ راست بچوں کو نہ لگے۔ تازہ ہوا کا گزر ضروری ہے۔ کمرے کا فرش پرالی بچھا کر تیار کیا جائے۔ اگر اخراجات اجازت دیں تو 3/4 انچ کے سوراخوں والی جالی خرید لی جائے اور کمرے کے فرش سے 4 انچ اوپر رکھی یا لگا دی جائے۔ اس طرح بطخیں بیٹ کی وجہ سے گندی نہیں ہوتیں اور نمی سے بچی رہتی ہیں۔ اگر بطخیں تھوڑی تعداد میں ہوں تو گھاس اور پرالی وغیرہ کا فرش بہتر رہتا ہے۔ بشرطیکہ یہ نمدار نہ ہو۔ 3 ہفتے کے بچوں کے لئے 1/2 مربع فٹ جگہ فی پرندہ کے حساب سے درکار ہوتی ہے۔ 7 ہفتوں کی عمر کے بچوں کے لئے 2.5 مربع فٹ فی کس کے حساب سے بڑھا دیں۔ بطخوں کے بچے بڑی تیزی سے بڑھتے ہیں۔ چونکہ ان بچوں کو ایک ماہ تک مصنوعی حرارت کی ضرورت رہتی ہے۔ اس لئے حرارت پہنچانے کے لئے بجلی، گیس اور کوئلے کے چولہے بھی استعمال ہو سکتے ہیں۔ لیکن ہوا گرم کرنے کے لئے نسبتاً کم محنت درکار ہوتی ہے۔ شروع میں پرورش گاہ کا درجہ حرارت 85 سے 90 فارن ہائیٹ ہونا چاہیئے اس کے بعد ایک ماہ کی عمر تک ہر ہفتے 5 درجے فارن ہائیٹ درجہ حرارت کم کرتے جائیں۔ اس عرصے تک بچوں کے پَر نکل آئیں گے۔ اس عمر سے پہلے وہ سردی اور بارش برداشت کرنے کے قابل نہیں ہوتے لیکن اس کے بعد باہر پھرنا شروع کر دیتے ہیں۔ بطخوں کے بچوں کو ہر وقت پانی کی ضرورت رہتی ہے۔ اس کے لئے خودکار پانی کا برتن

استعمال کریں تا کہ پانی گندا نہ ہو۔ پانی ہر روز تبدیل کرتے رہیں۔ عام حالات میں ایک ماہ کے بعد تک کمرے میں رکھنا چاہیے۔ اگر بطخیں 4 ہفتے کی عمر میں ایک دوسرے کے پَر نوچنا شروع کر دیں تو ان کی رہنے کی جگہ فی پرندے کے حساب سے بڑھا دی جائے۔ ان کی اوپر والی چونچ تراش دی جائے اور روشنی کم کر دی جائے۔ ایک عام بلب 100 مربع فٹ جگہ روشن کرنے کے لئے کافی ہے۔

بطخوں کی رہائش۔

بطخ چونکہ آبی پرندہ ہے اس لئے ایسی جگہ جس کے نزدیک جوہڑ یا مصنوعی تالاب ہوں، ان کی رہائش کے لئے زیادہ بہتر رہتی ہے۔ ایسی جگہ کی مٹی نمدار اور ریتلی ہوتی ہے۔ جوہڑوں میں مچھروں کی افزائش کم کرنے کے لئے بھی بطخیں پالی جا سکتی ہیں۔ اس کے علاوہ اگر تالابوں میں جلد موٹی ہونے والی مچھلیاں پالی جائیں تو بطخوں کی بیٹ مچھلیوں کی خوراک بن سکتی ہے۔ کیونکہ مچھلیاں زیادہ تر تالاب کی تہہ میں رہتی ہیں۔ اور بطخیں پانی کی سطح پر تیرتی رہتی ہیں۔ بطخوں کی بیٹ بطور کھاد بھی استعمال ہو سکتی ہے۔ جوہڑوں اور تالابوں کو 40 مربع فٹ کے حساب سے بنایا جائے جس میں بطخ کو پانچ مربع فٹ کے حساب سے جگہ مہیا ہو۔ کمرے کے اندر بھوسے یا پرالی کا فرش ہو۔ بطخوں کے کمرے تالاب سے 15 فٹ کے فاصلے پر ہوں۔ بطخیں رات کے وقت گھونسلوں میں انڈے دیتی ہیں۔ اس لئے انڈوں کے لئے 1.5 فٹ گہرا، ایک فٹ اُونچا اور ایک فٹ چوڑا گھونسلا ہو۔ اس طرح کا ایک گھونسلا تین یا چار بطخوں کے لئے کافی ہوتا ہے، چونکہ بطخیں اُڑ نہیں سکتیں اس لئے دن میں کمروں کی کھڑکیاں کھلی رکھیں۔ گیلی پرالی بدلتے رہیں۔ بطخوں کو رات کے وقت دانے پانی کی ضرورت نہیں ہوتی۔

خوراک۔

ترقی یافتہ ممالک میں بطخوں کے بچوں کو پالنے والی بطخوں اور انڈے دینے والی بطخوں کے لئے خوراک کے علیحدہ علیحدہ آمیزے تیار شدہ ملتے ہیں۔ زرد مکئی، گندم، جوار اور چھان بطور اناج بطخوں کو کھلایا جا سکتا ہے۔ حیوانی خوراک کے ذرائع کے طور پر ان کو مچھلی، گوشت اور اوجھری وغیرہ دی جا سکتی ہے اور سبزیوں میں گوبھی گاجر، سرسوں، پالک، لوسرن اور برسیم وغیرہ دی جا سکتی ہے۔

بطخوں کے لئے خوراک۔

ا۔ انڈے دینے والی بطخوں کے لئے خوراک:

		پروٹین	انرجی (کیلوری)
سٹارٹر راشن:	ایک دن کی عمر سے 2 ہفتہ کی عمر تک	20٪	2750
گرووَر راشن:	3 ہفتہ سے 8 ہفتہ تک	18٪	2750

بریڈر ڈویلپر:	9 ہفتہ سے 20 ہفتہ تک	15٪	2700
بریڈر راشن:	20 ہفتہ کے بعد	18٪	2650

۲۔ گوشت کے لئے پالی جانے والی بطخوں کے لئے خوراک:

		پروٹین	**انرجی (کیلوری)**
سٹارٹر راشن:	ایک دن کی عمر سے 2 ہفتہ کی عمر تک	20-22٪	2800-3000
گروَر:	3 ہفتہ کے بعد	17-20٪	3000

بطخوں کا گوشت۔

گوشت کے لئے پرندے 7-8 ہفتے کی عمر میں فروخت کیے جاسکتے ہیں۔ 7 ہفتے کے نَر پرندے مادہ پرندوں کی نسبت جلدی وزن حاصل کر لیتے ہیں۔ اس لئے نَر پرندوں کو 7 ہفتے کی عمر کے بعد فروخت کیا جائے تا کہ خوراک پر زیادہ خرچ نہ آئے۔ لیکن مسکوی نسل کے پرندے 10 سے 17 ہفتے سے پہلے فروخت کیے جائیں۔ ذبح کرنے سے 8-10 گھنٹے پہلے خوراک نہ دی جائے۔ شہ رگ کٹنے کے بعد تمام خون نکل جانے کے بعد پَر نوچ لیے جائیں۔ اگر پَر خشک حالت میں نوچ لیے جائیں، تو گوشت زیادہ خوشنما معلوم ہوتا ہے۔ لیکن اس میں وقت زیادہ لگتا ہے۔ اس لئے 140 درجے فارن ہائیٹ گرم پانی میں ذبح شدہ پرندے کو تین منٹ تک رکھنے سے پَر آسانی سے نوچے جاسکتے ہیں۔ بڑے بڑے پَروں کو چاقوؤں اور انگوٹھے کے درمیان رکھ کر نوچیں۔ اگر پَر نوچنے کے بعد گوشت کو پگھلتے ہوئے موم میں ڈبو دیا جائے اور پھر اس پر ٹھنڈا پانی ڈالا جائے تو اس سے رہے سہے پَروں کے ٹوٹے ہوئے حصے صاف ہو جاتے ہیں۔ اس کے بعد آنتیں وغیرہ نکال کر پیٹ صاف کر دیا جائے اور گرمیوں میں برف میں رکھ کر فروخت کے لئے بھیجا جائے۔

بطخوں کی چند بیماریاں۔

اگر بطخیں تھوڑی تعداد میں ہوں تو ان کو بیماری کم لگتی ہے۔ لیکن اگر زیادہ تعداد میں پالی جائیں تو بیماری لگنے کے امکانات زیادہ ہو جاتے ہیں۔ نسل کے لحاظ سے پیکن اور رنرز کی نسبت مسکوی نسل کی بطخیں کم بیمار ہوتی ہیں۔

جگر کی سوزش: اس بیماری سے جوان بطخوں کا جگر سخت ہو جاتا ہے۔ پیٹ کے خلاء میں آبی مادے زیادہ ہو جاتے ہیں۔ اس بیماری سے 10 فیصد اموات ہوتی ہیں۔ اس کا کوئی علاج نہیں۔ اس بیماری کے پھیلنے سے 80 سے 90 فیصد اموات ہو جاتی ہیں۔

باچولزم: اس بیماری سے نوجوان بطخیں متاثر ہوتی ہیں۔ بیمار پرندہ گردن اپنی مرضی سے نہیں ہلا سکتا۔ اس لئے ایسا مریض پرندہ تیرتے

وقت اکثر ڈوب کر مر جاتا ہے۔ اس بیماری کے جراثیم گندی سبزی وغیرہ کھانے سے پرندے کے جسم میں داخل ہوتے ہیں۔ اس لئے پرندوں کو گلی سڑی اشیاء نہ دی جائیں۔

ہیضہ: یہ بیماری ہر عمر کی بطخوں کو لگ سکتی ہے۔ اس بیماری سے بچاؤ کے لئے بطخوں کی رہائش گاہوں کو صاف ستھرا رکھنا ضروری ہے۔ اس مرض کے جراثیم مردہ پرندوں، مکھیوں اور جنگلی پرندوں کے ذریعے سے پھیلتے ہیں۔ اس لئے مردہ پرندوں کو جلا دیا جائے۔ یہ بیماری زیادہ عرصے تک پھیلتی رہتی ہے۔

خونی پیچش: یہ بیماری عموماً بچوں کو لگتی ہے۔ بیمار بچے سست ہو جاتے ہیں۔ آنکھیں بند کر لیتے ہیں، خون ملے اسہال کرتے ہیں۔ ورنہ کمزور ہوتے جاتے ہیں۔ اس کے لئے حفظِ ماتقدم تدابیر اختیار کی جائیں۔

نمونیا: شروع شروع میں بیمار بطخوں کے نتھنوں سے پانی بہتا ہے۔ جو بعد میں گاڑھا، اور لیس دار ہو جاتا ہے۔ بعض اوقات آنکھوں پر سوزش ہو جاتی ہے۔ سانس لینے میں دشواری پیش آتی ہے اور کبھی کبھی آواز پیدا ہوتی ہے۔ پنسلین کو اس بیماری کے علاج میں مفید تصور کیا جاتا ہے۔

سوکڑا پن: یہ بیماری عام طور پر چھوٹی عمر کی بطخوں میں ظاہر ہوتی ہے۔ اور ان میں شدید پانی کی کمی کا باعث بنتی ہے۔ انڈوں اور ہیچری کی صفائی کے لئے مناسب جراثیم کُش ادویات کے استعمال سے اس بیماری کو کافی حد تک کم کیا جا سکتا ہے۔

رانی کھیت: اگرچہ یہ بنیادی طور پر مرغیوں کی بیماری ہے مگر یہ بطخوں میں بھی پائی جاتی ہے۔ بعض اوقات اس بیماری سے 100 فی صد اموات بھی واقع ہوتی ہیں۔ علامات میں سانس لینے میں تکلیف، منہ کھول کر سانس لینا اور بھوک کی کمی شامل ہیں۔ بطخیں سست اور تھکی ہوئی معلوم ہوتی ہیں۔ اور کونوں میں اکٹھی ہو جاتی ہیں۔ سبز رنگ کے دست لگ جاتے ہیں۔ کبھی کبھار اعصابی علامات بھی رونما ہو جاتی ہیں۔

برڈ فلو را ایوین انفلوئنزا: یہ وائرس 1956 میں تشخیص ہوا۔ جب اس نے 21-10 عمر کی بطخوں کو متاثر کیا۔ اس بیماری کی علامات اچانک ظاہر ہوتی ہیں۔ اور بہت زیادہ اقتصادی نقصان کا باعث بنتی ہے۔ علامات میں کھانسی، چھینکیں آنا اور دست لگنا شامل ہیں۔ آخری مراحل میں پرندے قومہ میں چلے جاتے ہیں۔ اور ایک ہفتے کے اندر مر جاتے ہیں۔

بطخوں کا طاعون: یہ انتہائی مہلک بیماری چھوٹی بطخوں، ہنس اور دوسرے آبی پرندوں کو متاثر کرتی ہے۔ یہ بیماری ایک خاص قسم کے وائرس سے پھیلتی ہے جو بطخوں کے لئے تیرنے والے پانی میں موجود ہوتا ہے۔

اس کی علامات پتلے دست، ناک سے پانی کا بہنا شامل ہے۔ بیماری کے آنے سے 3 سے 7 دن بعد عمومی طور پر یہ بیماری 10 سے 11 دن تک رہتی ہے۔ بطخوں میں اکثر اس بیماری سے موت واقع ہو جاتی ہے۔ پوسٹ مارٹم کے معائنہ میں اندرونی اعضاء پر خون کے دھبے ملتے ہیں۔ اس بیماری کا کوئی تسلی بخش علاج نہیں ہے۔ صفائی کا بہترین انتظام، مردہ پرندوں اور انکی باقیات کو زمین میں دبانے یا جلانے سے بطخوں) پرندوں) کو علیحدہ ڈربوں میں پالنا جہاں مناسب پینے کا پانی دستیاب ہو، ایسی احتیاطی تدابیر ہیں۔ جن پر عمل کر کے بیماری سے بچا جا سکتا ہے۔